شریعتِ اسلامی میں شراب نوشی کی سزا (۳)

حافظ نذیر احمد ہاشمی

حافظ ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری شرح صحیح البخاری میں شراب نوشی کی سزا کے بارے میں چھ اقوال کا ذکر کیا ہے‘ جن میں سے اہم تین اقوال ہیں:

پہلا قول:

رسول اللہ ﷺ نے شرابی کے لیے کوئی معیّن سزا مقرر نہیں کی ہے بلکہ ہر شرابی کو اس کے مناسبِ حال سزا دیا کرتے تھے۔ یہ قول انہوں نے ابن المنذر کے حوالے سے لکھا ہے کہ بعض اہلِ علم کا کہنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب شراب کے نشہ میں مدہوش آدمی لایا جاتا تھا تو آپ اس کے بارے میں مار پیٹ اور ڈانٹ ڈپٹ کا حکم صادر فرماتے تھے۔ آپ ﷺ کا یہ طرزِ عمل اس بات کی دلیل ہے کہ شراب نوشی میں کوئی متعین حد نہیں بلکہ تنکیل اور تبکیت ہی کافی ہے‘ کیونکہ اگر آپ ﷺ کی دی ہوئی مذکورہ بالا سزا حد کا درجہ رکھتی تو آپ ﷺ اس کی مقدار ضرور بیان فرماتے۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں شرابیوں کی کثرت ہوگئی اور انہوں نے اس سلسلے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ مانگا۔ ان کا یہ طرزِ عمل (صحابہ کرامؓ سے مشاورت) بھی اس بات کی بین دلیل ہے کہ اس بارے میں ان کے پاس کوئی واضح ارشادِ آپ ﷺ کا موجود نہیں تھا‘ کیونکہ آپ ﷺ کے واضح ارشاد کی موجودگی میں مشاورت کی کوئی گنجائش ہی نہیں ہوتی۔

مزید باہمی مشاورت کی بنیاد پر کسی معیّن سزا میں محض اس بنیاد پر اضافہ کرنا کہ شرابیوں کی کثرت ہوگئی ہے کوئی معقول بات نہیں‘ ورنہ تو قاذفین اور ان کی فحش گوئی میں اضافہ کو بنیاد بنا کر حدِ قذف کی مقررہ سزا میں بھی اضافہ کرنا چاہیے تھا۔

نیز مشاورت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تجویز (**اذا شرب سکر واذا سکر ھذی واذا ھذی افتری وحد المفتری ثمانون جلدۃ**) کی بنیاد پر جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی یہ رائے ٹھہری کہ شراب نوشی کی سزا حدِ قذف کی سزا (اسی کوڑے) مقرر کی جائے‘ اسّی کوڑے کی سزا مقرر ہونے کے بعد خود حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمانا ”اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ لَمْ یَسُنَّہٗ“ اور ”اِنَّمَا ھُوَ شَیْءٌ صَنَعْنَاہُ“ سے بھی اس قول کی تائید ہوتی ہے‘ کیونکہ تحدید کی روایات منقولہ عن انس وعلی میں اختلافات ہیں لہٰذا ثابت شدہ اور محقق بات (کہ نبی کریم ﷺ شرابی کی پٹائی کا حکم فرماتے تھے) کو قبول کرنا چاہیے۔

اس قول کے قائلین بعض اہلِ علم کون ہیں، تلاشِ بسیار کے باوجود ان کے ناموں کا علم نہیں ہو سکا، سوائے ابن شہاب زہری کے جن کا قول آگے کسی مقام پر ذکر کیا جائے گا۔ حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں صرف اتنا لکھا ہے:

ان الطبری وابن المنذر وغیرهما حکوا عن طائفة من اهل العلم ان الخمر لا حدّ فیها وانما فیها التعزیر (۵۹)

اسی طرح علامہ شوکانی نے بھی نیل الاوطار میں اس قول کے قائلین کی تعیین کیے بغیر لکھا ہے:

وحکی ابن المنذر والطبری وغیرهما عن طائفة من اهل العلم ان الخمر لاحدّ فیها وانما فیها التعزیر (۶۰)

عبدالرحمٰن الجزیری نے بھی تعیین کیے بغیر لکھا ہے:

جمهور الائمة والعلماء علی انه حد وبعضهم قال انه من باب التعزیر (۶۱)

اس قول کے قائلین نے اپنے مذہب کے اثبات کے لیے جو احادیث مبارکہ پیش کی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں جب کسی شرابی کو آپ کی خدمت میں لایا جاتا تھا تو آپؐ حاضرین مجلس کو اسے مارنے کا حکم فرماتے تھے۔ ان میں سے کوئی تو تھپڑ اور گھونسے مارتا، کوئی جوتے مارتا اور کوئی کپڑے کا کوڑا بنا کر مارتا، حتیٰ کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت میں تو صراحتاً یہ الفاظ بھی وارد ہوئے ہیں کہ آپ ﷺ نے شراب نوشی کے بارے میں کوئی سزا متعین نہیں فرمائی، جبکہ سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کی روایت میں رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے تمام دورِ خلافت اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آخری دورِ خلافت تک کسی معیّن سزا کے نہ ہونے کی صراحت موجود ہے۔ مزید برآں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمانا کہ اگر شراب نوشی کی سزا دیتے وقت شرابی کی موت واقع ہوگئی تو میں اس کی دیت ادا کروں گا، کیونکہ اس سزا کی تعیین رسول اللہ ﷺ نے نہیں بلکہ ہم نے خود کی ہے، یہ اور ان جیسی مزید روایات (جن کا ذکر آگے آرہا ہے) اس قول کو تقویت پہنچاتی ہیں۔

احادیث مؤیدہ قول بالا:

(۱) ...... **عن ابن عباس ان النبی ﷺ لم یقت فی الخمر حدا ...... وقال ابن عباس شرب رجل فسکر فلقی یمیل فی الْفَجّ فانطلق بِهٖ الی النبی ﷺ، فلما حاذی یدار العباس انفلت فدخل علی العباس فالتزمه، فذکر ذٰلك للنبی ﷺ فضحك وقال أفعلها ولم یأمر فیه بشیء** (۶۲)

''عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شراب نوشی پر کوئی حد مقرر نہیں فرمائی ...... عبداللہ بن عباس کا کہنا ہے کہ ایک شخص کو شراب نوشی پر نشہ چڑھ گیا، کسی نے اس کو لڑکھڑاتے ہوئے دیکھا تو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے جانے لگا۔ جب وہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے گھر کے پاس پہنچا تو بھاگ کر حضرت عباس سے چمٹ گیا۔ جب رسول اللہ ﷺ کو اس کے بارے میں بتایا گیا تو آپؐ نے ہنستے ہوئے فرمایا: کیا واقعی اس نے ایسا ہی کیا؟ اور پھر آپ ﷺ نے اس کے بارے میں کسی سزا کا حکم نہیں فرمایا۔''

(۲) ...... **عن عمیر بن سعید قال سمعت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قال :ما کنت لاقیم حدًّا علی**

احد فیموت فاجد فی نفسی الا صاحب الخمر فانه لو مات ودیته' وذٰلك ان رسول اللّٰه ﷺ لم یَسُنَّهٗ(٦٣)

''عمیر بن سعید کا کہنا ہے کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اگر میرے حد لگانے کے نتیجے میں کسی کی موت واقع ہوگئی تو مجھے اس پر کوئی رنج وغم نہیں ہوگا' سوائے شرابی کے' اگر وہ حد لگانے کے نتیجے میں مرگیا تو میں اس کی دیت ادا کروں گا' کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے شراب نوشی پر سزا دینے کا کوئی ضابطہ مقرر نہیں فرمایا تھا (کوئی معیّن تعداد میں کوڑے مقرر نہیں فرمائے)۔''

نسائی اور ابن ماجہ نے یہ حدیث بروایت شعبی عن عمیر بن سعد زیادہ وضاحت کے ساتھ نقل کی ہے:

الشعبی عن عمیر بن سعد قال سمعت علیا یقول :من اقمنا علیه حدا فمات فلا دیة له الا من ضربناہ فی الخمر

اس روایت میں آخر میں یہ الفاظ ہیں: ''**فانما ھو شیء صنعناہ**''

[نوٹ: ''**لم یسنه**'' کا مفہوم **لم یُعَیِّنْ فی الحد مقدارًا یبلغ ثمانین** ہے۔یعنی حدِ خمر میں اسی کوڑے رسول اللہ ﷺ نے متعین نہیں کیے۔ ''**انما ھو**'' **ای مقدار حد الخمر وھو ثمانون** ''**صنعناہ**'' **نحن**۔ بلکہ اسی کوڑے کی حد ہم نے متعین کی ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مذکورہ بالا روایت اور ابوساسان کے طریق سے مروی روایت جس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول موجود ہے (**جلد النبی ﷺ اربعین**) میں بظاہر تضاد ہے' کیونکہ روایت زیر بحث میں ''**لم یَسُنَّ فیه**'' اور ابوساسان کی روایت میں چالیس کوڑے مارنے کی صراحت موجود ہے۔حافظ ابن حجر نے اس تعارض کا دفعیہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ **لم یَسُنَّ فیه شیئًا** کا معنی **لم یَسُنَّ شیئا زائدًا علی الاربعین** ہے۔ اس کی تائید دوسری روایت بواسطہ شعبی عن عمیر بن سعد میں مروی ان کے اس قول سے بھی ہوتی ہے ''**انما ھو شیء صنعناہ**'' یعنی چالیس کوڑے (معیّنہ حد) پر اضافہ کردہ چالیس کوڑے کی تعیین ہم نے کی ہے اور ہم نے ہی اس کا مشورہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیا تھا۔اضافہ شدہ چالیس کوڑے مارنے کے نتیجے میں اگر اس کی موت واقع ہوگئی تو میں اس کی دیت ادا کروں گا' کیونکہ یہ اضافہ شدہ کوڑے حد نہیں جن کے مارنے کے نتیجے میں شرابی کا خون ہدر ہو۔حد کے نتیجے میں اگر محدود کی موت واقع ہوگئی تو بالاتفاق اس کی دیت نہیں ہے۔

اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اس روایت کا مذکورہ بالا مفہوم متعین کیا جائے (اور یہ مفہوم متعین کرنا اس لیے ضروری ہے' تاکہ اس روایت سے اس کا تعارض نہ ہو جو حصین بن المنذر (ابوساسان) کے طریق سے مروی ہے اور جس میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اخیافی بھائی ولید بن عقبہ کو شراب نوشی کی پاداش میں جب عبداللہ بن جعفر حد لگاتے ہوئے چالیس کوڑے پر پہنچے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: **حسبك جلد النبی ﷺ اربعین** تو قائلین تعزیر کے لیے اس روایت سے استدلال کرنا مشکل ہو جائے گا۔]

(٣) سائب بن یزید کی روایت ہے:

کنا نؤتی بالشارب علی عهد رسول اللّٰه ﷺ وامرة ابی بکر وصدرًا من خلافة عمر' فنقوم الیه بایدینا ونعالنا واردیتنا' حتی کان آخر امرة عمر فجلد اربعین حتی اذا عتوا وفسقوا جلد ثمانین (٦٤)

''رسول اللہ ﷺ ' ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی دور میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس جب شرابی کو پکڑ کر لایا جاتا تو ہم اٹھ کر ہاتھوں ' جوتوں اور کپڑے (کے کوڑوں) سے اس کی پٹائی کرتے تھے یہ معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے آخری دور تک چلتا رہا۔ آخری دورِ خلافت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شرابی کو چالیس کوڑے لگانے شروع کیے ' پھر جب لوگ حد سے بڑھنے لگے تو چالیس کے بجائے اسّی کوڑے لگائے۔''

سائب بن یزید کی اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ دورِ نبوت خلافت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے آخری دور تک شراب نوشی کی کوئی متعین سزا نہیں ہوتی تھی ' بلکہ شرابی کی حسب حال مار پیٹ کی جاتی تھی اور یہ قائلینِ تعزیر کی مضبوط دلیل ہے۔ صحیح بخاری کی اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ چالیس کوڑوں کی تعیین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے آخری دور میں ہوئی ' جبکہ نسائی کی روایت بواسطہ مغیرہ بن عبدالرحمٰن عن الجعید میں ''**حتی کان وسط امارة عمر فجلد فیها اربعین**'' کے الفاظ ہیں۔ اور یہی صحیح معلوم ہوتا ہے ' کیونکہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کی وفات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے آخری دور میں نہیں بلکہ وسط میں ہوئی ہے۔

عبدالرزاق نے اپنے مصنف میں عبید بن عمیر (کبار تابعین میں سے ہیں) سے بسند صحیح سائب بن یزید کی روایت کے مطابق نقل کیا ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں:

ان عمر جعله اربعین ' فلما رآهم لا یتناهون جعله ستین سوطا ' فلما رآهم لا یتناهون جعله ثمانین سوطاً ......

عبدالرزاق کی اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ دورِ نبوت اور خلافت صدیقی میں شراب نوشی پر تعزیری سزا ہی دی جاتی تھی۔

خلافت فاروقی کے آغاز میں بھی شرابی کو تعزیر ہی لگائی گئی۔ اپنی خلافت کے وسطی دور میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سزا کی تعیین پہلے چالیس کوڑوں ' پھر ساٹھ کوڑوں اور بالآخر اسّی کوڑوں کی صورت میں کردی۔ اس مضمون کے آغاز ہی میں حد اور تعزیر کی تعریف اور ان کا باہمی فرق بیان کرتے ہوئے لکھا گیا تھا کہ حد قرآن وسنّت کی رو سے متعین سزا کا نام ہے جس میں کسی قسم کی تبدیلی یا کمی بیشی کا کسی کو اختیار نہیں ہے ' جبکہ تعزیری سزا امام وقت کی صوابدید پر منحصر ہوتی ہے ' جرم کی نوعیت اور مجرم کے حالات وغیرہ کی تبدیلی سے اس میں مقدار ' نوعیت اور کیفیت کے لحاظ سے تبدیلی ہوسکتی ہے۔ حد و تعزیر کی مذکورہ بالا تعریف کو سامنے رکھا جائے تو سائب بن یزید کی روایت سے شراب نوشی کی سزا کا تعزیر ہونا ہی متعین ہوتا ہے۔

(٤) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے:

اتی النبی ﷺ برجل قد شرب ' قال :اضربوه قال ابوهریرة فمنا الضارب بیده والضارب بنعله والضارب بثوبه ' فلما انصرف قال بعض القوم :اخزاك اللّٰه ' قال :((لَا تَقُوْلُوْا هٰكذا......))

''رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شرابی لایا گیا ' آپ نے (کوئی معین سزا دیے بغیر) حاضرینِ مجلس کو اسے مارنے کا حکم دیا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم میں سے کوئی اسے ہاتھ سے ' کوئی جوتے سے اور کوئی کپڑے

(کے کوڑے) سے مارنے لگا' جب مار پٹائی ختم ہو کر شرابی جانے لگا تو حاضرین میں سے کسی نے بددعا دیتے ہوئے کہا: اللہ تجھے رسوا کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اس طرح نہ کہو۔"

(۵) حضرت عقبہ بن الحارث رضی اللہ عنہ کی روایت ہے:

اتی النبی ﷺ بنعیمان او بابن النعیمان وھو سکران فأمر النبی ﷺ من کان فی البیت ان یضربوہ' قال فضربوہ' فکنت انا فیمن ضربہ بالنعال (٦٥)

"نعیمان یا نعیمان کے بیٹے کو نشے کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا۔ آپ ﷺ نے گھر میں موجود لوگوں کو اسے مارنے کا حکم دیا۔ عقبہ بن الحارث کا کہنا ہے کہ جوتوں سے مارنے والوں میں میں بھی شامل تھا۔"

مذکورہ بالا دونوں روایتوں میں کسی معیّن سزا کا ذکر نہیں ہے۔

(٦) امام زہری کا بیان ہے:

ان النبی ﷺ لم یفرض فی الحد خمرًا' وانما کان یأمر من حضرہ ان یضربوہ بایدیھم ونعالھم (٦٦)

"رسول اللہ ﷺ نے شراب نوشی کے بارے میں کوئی حد (معین سزا) مقرر نہیں فرمائی' بلکہ آپ حاضرینِ مجلس کو ہاتھوں اور جوتوں سے مارنے کا حکم فرماتے تھے۔"

(۷) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے:

ان النبی ﷺ ضرب فی الخمر بالجرید والنعال وجلد ابوبکر اربعین (٦٧)

"رسول اللہ ﷺ شرابی کو کھجور کی ٹہنی اور جوتوں سے مارنے کا حکم فرماتے تھے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے لگائے (رسول اللہ ﷺ نے کوئی معین سزا نہیں دی)۔"

اور صحیح مسلم میں اس کے الفاظ مندرجہ ذیل ہیں:

ان نبی اللّٰہ ﷺ جلد فی الخمر بالجرید والنعال ثم جلد ابوبکر اربعین' فلما کان عمر ودنا الناس من الریف والقری' قال :ما ترون فی جلد الخمر؟ فقال: عبدالرحمٰن بن عوف أریٰ ان تجعلھا کأخف الحدود قال :فجلد عمر ثمانین (٦٨)

"رسول اللہ ﷺ شرابی کو کھجور کی ٹہنی اور جوتوں سے مارنے کا حکم فرماتے تھے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے شروع کیے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں لوگ شہروں سے نکل کر گاؤں اور کھلی فضاؤں میں رہن سہن اختیار کر کے آسودہ ہو گئے (تو شراب نوشی کی کثرت ہو گئی) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس صورتحال کا نوٹس لے کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے شراب نوشی کی سزا کے بارے میں رائے طلب کی۔ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا میری رائے میں سزا کے لحاظ سے کم تر حد والی سزا اس کو دی جائے۔ ان کے مشورہ پر عمل کر کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی کوڑے کی سزا مقرر کی۔"

اس روایت سے شراب نوشی کی سزا کا تعزیر ہونا ہی متعین ہوتا ہے۔ غالباً حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ طرزِ عمل (چالیس کی بجائے اسی کوڑے مارنا) ان مجرموں کے بارے میں اختیار فرمایا تھا جو شراب کی سزا کو ہلکی سمجھ کر جری ہو گئے تھے۔ ان کو اس عمل سے روکنے کے لیے بطور تعزیر اسی کوڑے مارنے کا حکم دیا تھا۔

(۸) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان جو امام نسائی نے نقل کیا ہے وہ بھی شراب نوشی پر نافذ شدہ سزا کو تعزیر قرار دیتا

ہے، جو درج ذیل ہے:

''نبی کریم ﷺ کے دور میں جو شخص شراب نوشی کے جرم میں گرفتار کر کے آپ کے پاس لایا جاتا آپ کے حکم پر اس کی گھونسوں، جوتوں اور چھڑیوں کے ساتھ پٹائی کی جاتی تھی۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اس کی باقاعدہ کوئی سزا مقرر کرنے کی درخواست کی۔ چنانچہ انہوں نے اندازہ کیا کہ آپ ﷺ کے دور میں شرابی کو کتنی ضربیں لگائی جاتی تھیں، اس کی روشنی میں انہوں نے چالیس کوڑوں کی سزا مقرر کر دی۔ پھر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے (جب شراب نوشی کے جرائم میں اضافہ ہونے لگا) اس سلسلے میں صحابہ کرامؓ سے مشاورت کی تو سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ رائے دی کہ **اذا شرب سکر** (جب کوئی شراب پیے گا تو نشہ چڑھے گا) **واذا سکر هذی** (اور جب نشہ چڑھے گا تو ہذیان بکے گا) **واذا هذی افتری** (اور ہذیان بکے گا تو کسی پر بے بنیاد تہمت بھی لگائے گا) اور تہمت لگانے کی سزا از روئے قرآن مجید اسی کوڑے ہیں، اس لیے شرابی کو بھی یہی سزا دینی چاہیے۔''(٦٩)

(٩) **عبدالرزاق، ابن جریج و معمر سئل ابن شهاب : کم جلد رسول اللّٰه ﷺ فی الخمر؟ فقال: لم یکن فرض فیها حدًا، کان یامر من حضره ان یضربوه بایدیهم و نعالهم حتّٰی یقول لهم ارفعوا۔**

مذکورہ بالا احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ شراب نوشی پر کوئی مخصوص سزا (حد) مقرر کرنے کے حق میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے رسالت مآب ﷺ کا کوئی حکم یا آپ کی قائم کردہ کوئی سنت نہیں تھی، بلکہ انہوں نے اپنے قیاسی استدلال کی بنیاد پر چالیس یا اسی کوڑے لگانے کی سزا مقرر کی تھی۔ اس مسلک کی تقویت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اس قول سے بھی ہوتی ہے جو ہم نے ماسبق میں صحیح البخاری، سنن النسائی اور سنن ابن ماجہ کے حوالے سے نقل کیا ہے: ''**ما کنت ادی من اقمت علیه الحد الا شارب الخمر، فان رسول اللّٰه ﷺ لم یسُنَّ فیه شیئا انما هو شیءٌ جعلناه نحن**''۔ یعنی اگر کوئی مجرم حد نافذ کرنے کے نتیجے میں مر جائے تو اس کی کوئی دیت نہیں سوائے شراب پینے والے کے، اگر وہ کوڑے مارنے کے نتیجے میں مر جائے تو میں اس کی دیت ادا کروں گا، کیونکہ اس کی سزا رسول اللہ ﷺ نے نہیں بلکہ ہم نے خود مقرر کی ہے۔''

مزید عبداللہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شرابی کو کوئی متعین سزا دیے بغیر حاضرین مجلس سے اس کی پٹائی کروائی ہے۔ چنانچہ ان کا بیان ہے:

اُتی رسول اللّٰه ﷺ بشارب وهو بحنین فحثی فی وجهه التراب، ثم امر اصحابه فضربوه بنعالهم، وما کان فی ایدیهم حتی قال لهم ارفعوا فرفعوا، فتوفی رسول اللّٰه ﷺ ثم جلد ابوبکر فی الخمر اربعین، ثم جلد عمر اربعین صدرًا من امارته، ثم جلد ثمانین فی آخر خلافته، ثم جلد عثمان الحدین کلیهما ثمانین واربعین، ثم اثبت معاویة الحد ثمانین (٧١)

''حنین کے مقام پر رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شرابی کو لایا گیا، آپؐ نے اس کے منہ پر مٹی پھینکتے ہوئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس کی پٹائی کرنے کا حکم دیا۔ صحابہ کرامؓ نے جوتوں اور جو ان کے ہاتھ لگا سے مارنا

شروع کیا حتیٰ کہ آپؐ نے انہیں رُکنے کا حکم دیا۔ وفات تک آپؐ کا یہی معمول تھا۔ آپؐ کے بعد ابوبکر صدیق ؓ نے چالیس کوڑے مارنے شروع کیے۔ حضرت عمر ؓ نے بھی خلافت کے دور آغاز میں چالیس کوڑے اور آخری دور خلافت میں اسی کوڑے کا معمول بنایا۔ حضرت عثمان ؓ کبھی چالیس اور کبھی اسی کوڑے مارتے تھے۔ حضرت امیر معاویہ ؓ کے دور میں اسی کوڑے مقرر ہو گئے۔''

اگر شراب نوشی کی کوئی متعین سزا ہوتی یا آپؐ نے اس کی کوئی متعین سزا مقرر کی ہوتی تو حضرت عمرؓ اس میں اضافہ کیسے کر سکتے تھے۔ نیز حضرت عثمان ؓ کا معمول مختلف ہونے سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ اس سلسلے میں کوئی متعین سزا رسول اللہ ﷺ کی طرف سے مقرر نہیں ہوئی تھی۔

دوسرا قول

امام شافعی، احمدؒ، اہل الظاہر اور بقول ابن حزم ابوبکر صدیق، عمر فاروق، حضرت عثمان، حضرت علی، حسین بن علی اور عبداللہ بن جعفر ؓ کا قول ہے کہ شراب نوشی کی سزا چالیس کوڑے ہیں۔

دلائل

...... **عن قتادة عن انس بن مالك ان النبی ﷺ جلد فی الخمر بالجريد والنعال وجلد ابوبكر اربعين، فلما ولی عمر دعا الناس فقال لهم ان الناس قد دنوا من الريف وقال مسدد من القری والريف فما ترون فی حد الخمر؟ فقال له عبدالرحمن بن عوف :نری ان تجعله كأخف الحدود فجعله فيه ثمانين** (٧٢)

''حضرت انس بن مالک ؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ شراب پینے والے کو کھجور کی ٹہنی اور جوتوں سے مارا کرتے تھے اور ابوبکر صدیق ؓ چالیس کوڑے مارتے تھے۔ جب حضرت عمر ؓ کا دور آیا اور شام و عراق وغیرہ سرسبز و شاداب علاقے فتح ہو گئے اور لوگوں نے ان علاقوں میں بود و باش اختیار کر لی اور ان کی زندگیوں میں عیش و عشرت اور فراخی آ گئی تو شراب نوشی کی کثرت ہو گئی، لہٰذا حضرت عمر ؓ نے شراب نوشی کو روکنے کے لیے حد خمر میں اضافہ کے بارے میں صحابہ کرامؓ کو جمع کر کے فرمایا: **ما ترون فی حد الخمر**؟ عبدالرحمٰن بن عوف ؓ نے کہا: ہماری یہ رائے ہے کہ قرآن مجید میں بیان شدہ حدود میں سے جس حد کی مقدار سب سے کم ہے اس کے مطابق آپ سزا دیا کریں (چنانچہ سب سے خفیف حد حد قذف ہے جو اسی کوڑوں پر مشتمل ہے) حضرت عمر ؓ نے اس رائے پر عمل کرتے ہوئے شراب نوشی کی سزا اسی کوڑے مقرر کر دیے۔''

مذکورہ بالا روایت میں شراب نوشی کی چالیس کوڑے سزا کی نسبت حضرت ابوبکر صدیق ؓ کی طرف کی گئی ہے، جبکہ رسول اللہ ﷺ کے دور میں بلا تعیین شرابی کو جوتوں اور کھجور کی شاخوں سے مارنے کا ذکر ہے۔ اس لیے امام ابوداؤدؒ نے روایت نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ یہی روایت **ابن ابی عروبه عن قتادة عن النبی ﷺ** کے واسطے سے بھی مروی ہے اور اس میں چالیس کوڑے مارنے کی نسبت بجائے ابوبکر صدیق ؓ کے رسول اللہ ﷺ کی طرف کی گئی ہے۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں:

قال ابو داوٗد : رواہ ابن ابی عروبۃ عن قتادۃ عن النبی ﷺ انہ جلد بالجرید والنعال اربعین(۷۳)

''رسول اللہ ﷺ نے کھجور کی شاخ اور جوتوں سے شرابی کو چالیس ضربیں لگائیں۔''

ورواہ شعبۃ عن قتادۃ عن انس عن النبی ﷺ قال :ضرب بجریدتین نحو اربعین(۷٤)

''رسول اللہ ﷺ نے کھجور کی دو شاخیں لے کر تقریباً چالیس ضربیں لگائیں۔''

اس حدیث میں مذکور ''ضرب بجریدتین نحو اربعین'' کے مفہوم میں اختلاف ہے۔ جو حضرات شراب نوشی کی سزا چالیس کوڑے مانتے ہیں وہ اس کا مفہوم یہ بیان کرتے ہیں کہ دونوں شاخیں الگ الگ لے کر ان دونوں سے مجموعی طور پر چالیس ضربیں لگائیں۔ ایک شاخ سے بیس اور دوسری شاخ سے بھی بیس۔ یا ایک شاخ سے پچیس اور دوسری شاخ سے پندرہ۔ اور جو حضرات اسی کوڑوں کے قائل ہیں وہ اس کا مفہوم یہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے دونوں شاخیں ایک ساتھ لے کر اس سے چالیس ضربیں لگائیں جن کا مجموعہ اسی بنتا ہے۔

ورواہ ھشام عن قتادۃ عن انس ان النبی ﷺ کان یضرب فی الخمر بالنعال والجرید اربعین ...... (۷٥)

...... حصین بن المنذر الرقاشي ھو ابوساسان قال:شھدت عثمان بن عفان وأتی بالولید بن عقبۃ فشھد علیہ حمران (ابن ابان) ورجل آخر فشھد احدھما أنہ رأہ شربھا یعنی الخمر وشھد الآخر أنہ رأہ یتقیؤھا' فقال عثمان انہ لم یتقیؤھا حتی شربھا' فقال لعلی: اقم علیہ الحد' فقال علی للحسن: أقم علیہ الحد' فقال الحسن: وَلِّ حارھا من تولی قارھا' فقال علی لعبد اللّٰہ بن جعفر :أقم علیہ الحد' فاخذ السوط فجلدہ وعلی یعدہ فلما بلغ اربعین قال حسبك ' جلد النبی ﷺ اربعین' أحسبہ قال: وجلد ابوبکر اربعین وعمر ثمانین' وکل سنۃ وھذا احب اِلیّ (۷٦)

''حصین بن المنذر الرقاشی (ابوساسان) کا بیان ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس میری موجودگی میں ولید بن عقبہ کو لایا گیا۔ اس کے خلاف حمران بن ابان (حضرت عثمان کا آزاد کردہ غلام) اور ایک دوسرے شخص نے گواہی دی۔ ایک شخص نے گواہی دیتے ہوئے کہا کہ میں نے اس کو شراب پیتے ہوئے دیکھا ہے اور دوسرے نے گواہی دی کہ میں نے اس کو شراب قے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شراب کی قے شراب پیے بغیر نہیں ہو سکتی۔ اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس پر حد قائم کرنے کا فرمایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو حد قائم کرنے کا کہا۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: یہ مشکل کام اسے ہی سونپیے جو اس ذمہ داری کے ثمرات سے مستفید ہوتا ہو۔ بعد ازاں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے اس پر حد قائم کرنے کا کہا۔ تعمیل حکم میں انہوں نے کوڑا لیا اور مارنے لگے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کوڑے شمار کرتے رہے۔ جب چالیس کوڑے پر نوبت پہنچی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''کافی ہے''۔ (صحیح مسلم میں حسبك کے بجائے ''امسك'' کے الفاظ ہیں) اور پھر فرمایا: ''رسول اللہ ﷺ نے چالیس کوڑے مارے''۔ راوی کہتا ہے کہ میرا گمان ہے کہ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ''حضرت

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا بھی معمول یہی تھا' لیکن عمرؓ نے اسی کوڑے مارے' اور (چالیس کوڑے اور اسی کوڑے) دونوں سنت سے ثابت ہیں اور یہ (چالیس کوڑے) مجھے زیادہ محبوب ہے۔''

چالیس کوڑوں کے قائلین نے ''وکل سنة'' کا مفہوم یہ بیان کیا ہے کہ چالیس کوڑے مارنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اور اسی پر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا عمل تھا' جبکہ چالیس پر اضافہ کر کے اسی کوڑے مارنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سنت ہے اور اس کی وجہ یہ تھی کہ شراب نوشوں نے چالیس کوڑوں کی سزا کو معمولی سمجھ لیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سزا میں چالیس کوڑوں کا اضافہ شراب نوشی سے انہیں روکنے کے لیے کیا تھا۔ یہ مفہوم ابن حجر نے بیان کیا ہے' جبکہ علامہ نووی نے اس کی توجیہہ کرتے ہوئے لکھا ہے:

((وکل سنة)) معناه ان فعل النبی ﷺ وابی بکر سنة یعمل بها وکذا فعل عمر ولکن فعل النبی ﷺ وابی بکر احب اِلَیَّ۔ قوله ((وهذا احب اِلَیَّ)) اشارة الی الاربعین التی کان جلدها وقال للجلاد "اَمْسِکْ" ومعناه هذا الذی قد جلدته وهو الاربعون احب الی من الثمانین' وفیه ان فعل الصحابی سنة یعمل بها وهو موافق لقوله علیه السلام: ((فَعَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَهْدِیِّیْنَ عُضُّوْا عَلَیْهَا بِالنَّوَاجِذِ))(۷۷)

''وکل سنة'' کا معنی یہ ہے کہ جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا عمل سنّت ہے جس پر عمل کیا جائے گا اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا عمل بھی سنت اور واجب الاتباع ہے' لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا عمل مجھے زیادہ محبوب ہے۔ ان کے ارشاد ''وهذا حب اِلَیَّ'' سے اشارہ چالیس کوڑوں کی طرف ہے جو جلاد نے مارے اور جس پر پہنچ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مزید مارنے سے روکتے ہوئے فرمایا تھا ''رُک جاؤ!'' ان کے اس ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ جو چالیس کوڑے تم نے مارے وہ مجھے اسّی کوڑے مارنے سے زیادہ محبوب ہیں''۔ ان کے اس ارشاد سے اس بات کی طرف بھی اشارہ ہوتا ہے کہ کسی صحابی کا عمل بھی قابل اتباع سنّت ہے جس کی تائید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے بھی ہوتی ہے: ''تم میری سنت اور میرے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت پر عمل پیرا رہو۔ اس کو اپنی داڑھوں کے ساتھ مضبوط پکڑ لو!''

حاصل یہ کہ شراب نوشی کی حد چالیس کوڑے ہے' جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں تصریح ہے:

ان النبی ﷺ کان یضرب فی الخمر بالنعال والجرید اربعین

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اس پر مزید جو چالیس کوڑوں کا اضافہ کیا گیا وہ حد نہیں بلکہ تعزیر ہے اور تعزیری سزا امام وقت کی رائے پر منحصر ہوتی ہے' مصلحت کا تقاضا ہو تو دے دے نہ ہو تو نہ دے۔ اگر دینے میں مصلحت ہو تو دے دے اور نہ دینے میں مصلحت ہو تو چھوڑ دے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو چالیس کوڑے سے زیادہ کوڑے (تعزیر) لگانے میں مصلحت نظر نہیں آئی لہٰذا انہوں نے چالیس کوڑے ہی لگائے۔ بعینہ یہی بات حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی کہی جا سکتی ہے۔ بہرحال چالیس کوڑے تو وہ متعین حد ہے جن کا لگانا لازمی ہے۔ اگر چالیس کوڑوں پر اضافہ بھی حد میں شامل ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

(اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسی کوڑے لگانے کے بعد) حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کو کبھی نہ چھوڑتے۔ اسی لیے تو ولید بن عقبہ کو چالیس کوڑے لگانے کے بعد آپؓ نے فرمایا تھا ''اَمْسِكْ''۔ ''وكل سنة'' یعنی چالیس تک محدود رہنا اور اسی تک پہنچانا دونوں سنت ہیں۔

نیز حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ وہ اپنے دورِ خلافت میں شرابی کو کبھی چالیس کوڑے مارتے اور اگر یہ محسوس کرتے کہ اس کی اصلاح چالیس کوڑوں سے نہیں ہوگی تو تعزیراً مزید چالیس کوڑے مارتے تھے۔ اگر یہ چالیس کوڑے بھی حد کا حصہ ہوتے تو وہ کبھی بھی چالیس کوڑوں پر اکتفا نہ کرتے بلکہ ہر شرابی کو اسی کوڑے ہی مارتے۔

تیسرا قول

تیسرا قول جمہور علماء کا ہے۔ علامہ نووی نے لکھا ہے:

ونقل القاضي عن الجمهور من السلف والفقهاء منهم مالك وابوحنيفة والاوزاعي والثوري واحمد واسحاق رحمهم الله تعالى انهم قالوا :حده ثمانون (۷۸)

''قاضی عیاض نے امام مالک، امام ابوحنیفہ، امام اوزاعی، سفیان ثوری، امام احمد اور اسحاق بن راہویہ جیسے جمہور فقہاء اور سلف سے نقل کیا ہے کہ وہ شراب نوشی کی حد کے اسی کوڑوں کے قائل تھے۔''

اور علامہ شوکانی نے لکھا ہے:

وقد ذهبت العترة ومالك والليث وابوحنيفة واصحابه والشافعي فى قول له الى ان حد السكران ثمانون جلدة، وذهب احمد وداؤد وابوثور والشافعي فى المشهور عنه الى انه اربعون (۷۹)

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد، امام مالک، لیث بن سعد، امام ابوحنیفہ اور ان کے شاگرد (ابویوسف و محمد وغیرہ) امام شافعی (ایک قول کے مطابق) کا قول ہے کہ شراب نوشی کی حد اسی کوڑے ہیں، جبکہ امام احمد، داؤد ظاہری، ابوثور اور امام شافعی (مشہور قول کے مطابق) کا قول ہے کہ شراب نوشی کی سزا چالیس کوڑے ہیں۔

علامہ نووی نے امام احمد کو امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے ساتھ جبکہ علامہ شوکانی نے ان کو امام شافعی کے ساتھ شمار کیا ہے۔ اور امام ترمذی نے لکھا ہے:

والعمل على هذا عند اهل العلم من اصحاب النبى ﷺ ان حد السكران ثمانون (۸۰)

اور امام ابوداؤد نے بواسطہ اسامہ بن زید عن الزہری عبدالرحمٰن بن ازہر سے نقل کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے خط (جس میں عوام کے شراب نوشی میں انہماک اور اس کی سزا کو حقیر جانتے ہوئے جری ہونے کا ذکر کیا گیا تھا) کے پیشِ نظر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مہاجرین اولین سے مشورہ کیا اور اس کے نتیجے میں شراب نوشی کی سزا اسی کوڑے ہونے پر ان کا اجماع ہوگیا۔

واجمعوا على ان يضرب ثمانين (۸۱)

اور ملا علی قاری نے مرقاۃ المفاتیح شرح مشکٰوۃ المصابیح میں لکھا ہے:

أجمع عليه الصحابة فلا يجوز لأحد المخالفة [٨٢]

صاحبِ ہدایہ نے لکھا ہے:

وحد الخمر والسكر في الحر ثمانون سوطاً لاجماع الصحابة رضي الله عنهم [٨٣] (أي في عهد عمر)

عبدالرحمٰن الجزیری نے لکھا ہے:

اختلفوا في مقدار حد الشرب المالكية والحنفية والحنابلة يقولون أنه ثمانون جلدة لان عمر قدره بثمانين جلدة ووافقه عليه الصحابة رضوان الله عليهم اجمعين۔ الشافعية يقولون انه اربعون جلدة لانه هو الثابت عن النبي ﷺ [٨٤]

''شراب نوشی کی حد کی مقدار میں اختلاف ہے۔ مالکیہ' حنفیہ اور حنابلہ اسی کوڑوں کے قائل ہیں' کیونکہ حضرت عمرؓ نے اسی کوڑے مقرر کیے تھے اور تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اس پر اتفاق ہو گیا تھا۔ اور شافعیہ کے نزدیک چالیس کوڑے ہیں' کیونکہ رسول اللہ ﷺ سے چالیس کوڑے ہی ثابت ہیں۔''

اصل بات یہ ہے کہ شراب نوش کو نفس کوڑے لگانے کا حکم رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے۔ چنانچہ مشہور حدیث ہے: ((مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ فَإِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُ)) [٨٥] لیکن کوڑوں کی متعیّن مقدار رسول اللہ ﷺ کے کسی قولِ مبارک (حدیث قولی) سے تو ثابت نہیں' البتہ آپ ﷺ کے فعل سے اس کا ثبوت ہے' جیسا کہ عبدالرزاق نے حسن سے روایت کیا ہے:

هم عمر ان يكتب في المصحف ان رسول الله ﷺ ضرب في الخمر ثمانين [٨٦]

ابن ابی شیبہ نے ابوسعید خدری سے روایت کیا ہے:

ان رسول الله ﷺ ضرب في الخمر بنعلين اربعين فجعل عمر مكان كل نعل سوطا [٨٧]

امام محمد نے کتاب الآثار میں بطریق ذیل نقل کیا ہے:

اخبرنا ابو حنيفة حدثنا عبدالكريم بن ابى المخارق يرفع الحديث الى النبي ﷺ انه اتى بسكران فامرهم ان يضربوه بنعالهم' وهم يومئذ اربعون رجلاً فضرب كل احد بنعليه [٨٨]

واخرج عبدالرزاق عن ابى سعيد الخدرى ان ابابكر الصديق ضرب في الخمر بالنعلين اربعين

امام ترمذی نے بھی اس سلسلے میں ابوسعید خدریؓ کی روایت نقل کر کے اسے حسن میں شمار کیا ہے جو درج ذیل ہے:

ان رسول الله ﷺ ضرب في الخمر بنعلين اربعين [٨٩]

عن انس ان النبي ﷺ اتى برجل قد شرب الخمر فجلد بجريدتين نحو اربعين قال وفعله ابوبكر' فلما كان عمر ......[٩٠]

مذکورہ بالا روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے شرابی کو بطور سزا اسی جوتے اور کھجور کی شاخیں بھی ماری ہیں۔ انہی روایات کی بنیاد پر حضرت عمر ؓ کے زمانے میں حضرت علی اور عبدالرحمٰن بن عوف ؓ کی تجویز پر کبارِ صحابہؓ کے اتفاق سے اسی کوڑے مارے گئے اور اسی پر اجماع ان کا اجماع منعقد ہو گیا' جیسا کہ درج ذیل روایات سے معلوم ہوتا ہے۔

عن انس ان النبی ﷺ اتی برجل قد شرب الخمر فجلد بجریدتین نحو اربعین قال : وفعله ابوبکرؓ فلما کان عمرؓ استشار الناس فقال عبدالرحمن بن عوف اخف الحدود ثمانین فأمر به عمر

مندرجہ بالا فعلی روایات کو بنیاد بنا کر صحابہ کرام کی مشاورت سے حضرت عمر ؓ کے دورِ خلافت میں شراب نوشی کی سزا اسی کوڑے ہونے پر ان کا اجماع ہو گیا۔

عن السائب بن یزید قال کنا نؤتی بالشارب علی عهد رسول الله ﷺ وامرة ابی بکر فصدراً من خلافة عمر فنقوم الیه بایدینا ونعالنا واردیتنا' حتی کان آخر امرة عمر فجلد اربعین' حتی اذا عتوا وفسقوا جلد ثمانین (۹۱)

''سائب بن یزید کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے اور ابوبکر صدیق ؓ کے پورے دورِ خلافت اور حضرت عمر ؓ کے دورِ خلافت کے آغاز میں جب کوئی شرابی لایا جاتا تھا تو ہم اسے ہاتھوں' (گھونسوں) جوتوں اور چادر کے بنے ہوئے کوڑے سے مارتے تھے' حتیٰ کہ حضرت عمر ؓ کے آخری دور خلافت میں شراب نوشی کے سلسلے میں لوگوں کی سرکشی حد سے بڑھ گئی تو حضرت عمر ؓ نے اسی کوڑے لگانے شروع کیے۔''

صحیح بخاری کی اس حدیث سے دو باتیں ہمارے سامنے آتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ زمانہ نبوت' خلافت ابوبکرؓ اور خلافتِ عمرؓ کے آخری دور تک شراب نوشی کی کوئی متعین سزا نہیں تھی۔ چالیس کوڑوں کی سزا حضرت عمرؓ کے آخری دور خلافت میں متعین ہوئی۔ حالانکہ متعدد روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ چالیس کوڑوں کی سزا حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے دورِ خلافت میں بھی نافذ تھی۔ چنانچہ امام مالک نے مؤطا میں ثور بن یزید سے نقل کیا ہے:

ان عمر استشار فی الخمر فقال له علی بن ابی طالب نری ان تجعله ثمانین

''حضرت عمر ؓ نے شراب نوشی کے بارے میں صحابہ کرامؓ سے مشورہ کیا تو حضرت علی ؓ نے فرمایا: ہماری رائے یہ ہے کہ آپ اس کو اسی کوڑے لگائیں۔''

امام نسائی اور طحاوی نے بطریق یحییٰ بن فلیح عن ثور عن عکرمة عن ابن عباس اس کو موصول اور مطول بھی بیان کیا ہے کہ:

ان الشراب کانوا یضربون علی عهد رسول اللّٰه ﷺ بالایدی والنعال والعصا' حتی توفی' فکانوا فی خلافة ابی بکر اکثر منهم' فقال ابوبکر لو فرضنا علیهم حدا ...... فجلدهم اربعین' حتّٰی توفی' ثم کان عمر فجلدهم کذٰلك' حتی اتی برجل وذکر قصة

...... وانه تأول قوله تعالىٰ ﴿لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْا﴾ وان ابن عباس ناظره واحتج ببقية الآية وهو قوله تعالىٰ ﴿اِذَا مَا اتَّقَوْا﴾ والذى يرتكب ما حرمه الله ليس بمتقٍ' فقال عمر :ماترون؟ فقال علي :فذكره وزاد بعد قوله: اذا هذى افترى وعلى المفترى ثمانون جلدة' فامر به عمر فجلده ثمانين

''شراب نوشوں کو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہاتھوں' جوتوں اور لاٹھیوں سے مارا جاتا تھا' حتیٰ کہ آپ ﷺ کا انتقال ہوگیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں جب شرابیوں کی کثرت ہوگئی تو انہوں نے صحابہ کرامؓ سے فرمایا: اگر ہم ان پر کوئی حد (سزا) مقرر کریں ...... لہٰذا آپ اپنی وفات تک چالیس کوڑے ان کو مارتے رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں بھی اسی پر عمل ہوتا رہا' حتیٰ کہ ایک آدمی لایا گیا جو ارشادِ ربانی ﴿لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾ کی غلط تاویل کر کے شراب نوشی کا جواز ثابت کرتا تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سے مناظرہ کرتے ہوئے آیت کریمہ کے آخری حصہ ﴿اِذَا مَا اتَّقَوْا﴾ کو شراب نوشی کی حرمت کے لیے دلیل کے طور پر پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ جو شخص اللہ کی حرام کردہ شے کا ارتکاب کرے وہ متقی کیسے ہوسکتا ہے؟ اس موقع پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: ما ترون؟ یعنی شراب نوشی کی سزا کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''جب کوئی شراب پیے گا تو اسے نشہ چڑھے گا' جب نشہ چڑھے گا تو ہذیان بکے گا' اور جب ہذیان بکے گا تو کسی پر تہمت بھی لگائے گا' اور تہمت لگانے کی سزا اسّی کوڑے ہے''۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اس رائے کی بنیاد پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی کوڑے مقرر کر دیے''۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اس اثر کے مذکورہ بالا طریق کے علاوہ اور بھی طرق ہیں۔ چنانچہ طبرانی' طحاوی اور بیہقی نے بواسطہ اسامہ بن زید عن الزهرى عن حميد بن عبدالرحمٰن نقل کیا ہے:

ان رجلا من بنى كلب يقال له ابن دبرة اخبره ان ابابكر كان يجلد فى الخمر اربعين وكان عمر يجلد فيها اربعين' قال فبعثنى خالد بن الوليد الى عمر ' فقلت :ان الناس قد انهمكوا فى الخمر واستخفوا العقوبة' فقال عمر لمن حوله ما ترون؟ قال ووجدت عنده عليا وطلحة والزبير وعبدالرحمن فى المسجد فقال على ......

عبدالرزاق نے یہی اثر عن معمر عن ایوب عن عکرمہ نقل کرتے ہوئے لکھا ہے:

ان عمر شاور الناس فى الخمر فقال له علىّ ان السكران اذا سكر هذى ......

ابن ابی شیبہ نے بواسطہ ابى عبدالرحمن السلمى عن على ...... قال شرب نفر من اهل الشام الخمر وتاولوا الآية المذكورة فاستشار عمر فيهم فقلت :ارى ان تستتيبهم فان تابوا ضربتهم ثمانين ثمانين والا ضربت اعناقهم لانهم استحلوا ما حرم الله ' فاستتابهم فتابوا فضربهم ثمانين ثمانين

''حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ شام کے کچھ لوگوں نے شراب پی اور آیت مذکورہ کی غلط تاویل کی تو

حضرت عمر ؓ نے ان کے بارے میں صحابہ کرامؓ سے مشاورت کی۔ اس موقع پر میں نے کہا کہ میری رائے یہ ہے کہ آپ ان لوگوں سے توبہ کرائیں' اگر وہ توبہ تائب ہو گئے تو انہیں اسی اسی کوڑے ماریں' بصورت دیگر ان کی گردنیں اڑائیں' کیونکہ انہوں نے اللہ کی حرام کردہ شے کو حلال سمجھ لیا ہے۔ چنانچہ حضرت عمر ؓ نے جب انہیں توبہ کرنے کو کہا تو انہوں نے اپنے اس طرزِ عمل پر ندامت کا اظہار کرتے ہوئے توبہ کر لی۔ اس کے بعد حضرت عمر ؓ نے انہیں اسی اسی کوڑے لگائے۔

ابوداؤد اور نسائی کی روایت بواسطہ عبدالرحمٰن بن ازہر میں ہے:

...... فلما كان عمر كتب اليه خالد بن الوليد ان الناس قد انهمكوا فى الشرب وتحاقروا العقوبة' قال وعنده المهاجرون والانصار فسألهم واجتمعوا على ان يضربهم ثمانين ......

''جب حضرت عمر ؓ کا دورِ خلافت آیا تو خالد بن الولید نے انہیں خط لکھا کہ شراب نوشی میں لوگوں کا انہماک بڑھ گیا ہے اور اس کی مقرر کردہ سزا کو وہ حقیر سمجھنے لگے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ اس وقت (خط پہنچنے کے وقت) مہاجرین وانصار آپ کے پاس تشریف فرما تھے' حضرت عمر ؓ نے ان سے اس بارے میں سوال کیا' جس کے نتیجے میں ان کا اسی کوڑے لگانے پر اتفاق ہو گیا۔''

عبدالرزاق نے بواسطہ ابن جریج ومعمر ابن شہاب زہری سے نقل کیا ہے:

فرض ابوبكر فى الخمر اربعين سوطا وفرض فيها عمر ثمانين

ان روایات وآثار سے معلوم ہوتا ہے کہ چالیس کوڑوں کی سزا حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے دور میں بھی نافذ تھی۔ دوسری بات جو صحیح بخاری کی روایت سے معلوم ہوتی ہے وہ یہ کہ رسول اللہ ﷺ کے دور میں شراب نوش کی کوئی متعین سزا نہیں تھی' حالانکہ حضرت انس ؓ کی روایت جو احمد' مسلم' ابوداؤد اور ترمذی نے نقل کی ہے اور جس کو ہم اوپر نقل کر کے آئے ہیں جس کے الفاظ ''**فجلد بجريدتين ' نحو اربعين**'' کے الفاظ ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کو اسی کوڑے مارے تھے۔

مندرجہ بالا روایات وآثار سے خلافت فاروقی میں حضرت علی ؓ کی تجویز پر حد شرب کے اسی کوڑے ہونے پر صحابہ کرام ؓ کا اتفاق ظاہر ہوتا ہے۔ باقی رہا یہ امر کہ ان روایات سے تو معلوم ہوتا ہے کہ اسی کوڑے کے محرک حضرت علی ؓ یا حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ تھے' لیکن جیسا کہ ہم نے ماسبق میں حضرت علی ؓ کا یہ قول بھی نقل کیا ہے: ''**لان رسول اللّٰه ﷺ لم يسن فيه شيئا**'' تو ان کے اس قول کا مفہوم یہ ہے: **اى لم يعين فى الحد مقدارًا يبلغ ثمانين "انما هو" اى مقدار حد الخمر وهو ثمانون شيئا "قلناه نحن۔"** یعنی رسول اللہ ﷺ نے حد شرب میں کوڑوں کی کوئی معیّن مقدار' جو اسی تک پہنچتی ہو' مقرر نہیں فرمائی' حد خمر کی مقدار اسی کوڑے ہم نے مقرر کیے ہیں۔ یہ معنی نہیں کہ آپ ﷺ نے شرابی کو کوئی سزا ہی نہیں دی' کیونکہ ماسبق میں بہت ساری روایات میں شرابی کو مارنے کا آپ ﷺ کی طرف سے حکم مذکور ہوا ہے۔ مذکورہ بالا روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کے زمانے میں معیّن مقدار میں کوڑوں کی سزا نہیں تھی۔ ابوبکر صدیق اور عمر فاروق ؓ کے ابتدائی دور میں چالیس کوڑے مقرر کیے گئے۔ بعد ازاں جب لوگ اس سلسلے میں حد سے بڑھنے

لگے اور چالیس کوڑوں کی سزا ان کو شراب نوشی سے نہ روک سکی تو باہمی مشاورت اور حضرت علی اور عبد الرحمٰن ﷠ کی تجویز پر اسی کوڑے پر صحابہ کرام ﷢ کا اتفاق ہو گیا۔

اسی کوڑوں پر صحابہ کرام ﷢ کے اجماع کے مدعی جمہور فقہاء پر اس سوال کا جواب دینا باقی ہے کہ اگر حضرت علی ﷛ کی تجویز پر حضرت عمر ﷛ کے دورِ خلافت میں اسی کوڑوں پر ان کا اجماع ہو گیا تھا تو حضرت عثمان ﷛ کے دورِ خلافت میں ان کے اخیافی بھائی ولید بن عقبہ پر عبد اللہ بن جعفرؓ کے حد لگانے کے دوران چالیس کوڑے لگانے پر اجماع کی مخالفت کرتے ہوئے انہیں حضرت علیؓ نے کیوں ''حسبك'' یا ''امسك'' کہہ کر روکا تھا؟ اور آخر کیا وجہ تھی کہ انہوں نے ایک اجماعی قول کی مخالفت کی؟ اگر یہ تاویل کی جائے کہ عبد اللہ بن جعفر نے جس چھڑی سے ولید بن عقبہ پر حد لگائی تھی اس کے دوسرے تھے اور اس طرح چالیس مارنے پر اس کی تعداد پوری ہو گئی تھی تو یہ سوال پھر بھی اپنی جگہ قائم رہتا ہے کہ اگر اس طرح اسی کی تعداد پوری ہو گئی تھی تو آخر حضرت علیؑ کو مداخلت کر کے عبد اللہ بن جعفر کو کیوں روکنا پڑا جبکہ اسی کی تعداد پوری ہونے کی صورت میں مزید مارنے کی گنجائش ہی نہیں رہی تھی۔

مزید برآں عبد اللہ بن عبد الرحمٰن کی روایت جو ہم ابوداؤد کے حوالے سے نقل کر چکے ہیں اس میں شراب نوشی کی سزا کے سلسلے میں حضرت عثمان ﷛ کا عمل ''**جلد عثمان الحدين كليهما ثمانين واربعين**'' بیان ہوا ہے، یعنی آپ کبھی چالیس اور کبھی اسی کوڑے مارتے تھے۔ سوال یہ ہے کہ چالیس کوڑے مارتے وقت اس اجماع کی ان کی نظر میں کیا حیثیت تھی؟ انہوں نے اجماع کی مخالفت کیوں کی؟

حواشی

(٥٩) فتح الباری، کتاب الحدود، باب الضرب بالجرید والنعال، ج١٢، ص ٨٨۔

(٦٠) نیل الاوطار، ج٧، ص ٣١٩۔

(٦١) الفقہ علی المذاہب الاربعۃ، کتاب الحدود، القسم الاول حد شرب الخمر، ج٥، ص ٢٢۔

(٦٢) سنن ابی داؤد، کتاب الحدود، باب فی الحد فی الخمر۔

نوٹ: ''**لم يقت في الخمر حدا**'' کا معنی یہ نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شراب نوشی کی بالکل کوئی حد مقرر ہی نہیں کی اور آپ کے بعد صحابہ کرامؓ نے اپنی رائے سے حد متعین کی ہے، بلکہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ آپ ﷺ نے معین مقدار میں کوئی سزا مقرر نہیں فرمائی، بلکہ آپؐ چالیس سے اسی کوڑے مارتے تھے۔ حضرت عمرؓ کی مشاورت میں صحابہ نے سزا کا آخری درجہ (اسی کوڑے) اتفاق رائے سے متعین فرمایا۔ باقی رہا یہ کہ حدیث میں مذکور شرابی کو آپ ﷺ نے کوئی سزا کیوں نہیں دی تو اس کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں: (١) اُس وقت حد کی مشروعیت نہیں ہوئی تھی، اس کے بعد ہوئی۔ (٢) حضرت عباسؓ کے گھر میں داخل ہونے کے بعد آپ ﷺ نے اس سے کوئی تعرض اس لیے نہیں فرمایا کہ اس پر حد لگانے کے تقاضے پورے نہیں ہو رہے تھے، کیونکہ نہ تو اس نے خود شراب نوشی کا اقرار کیا تھا اور نہ ہی اس کے خلاف سوائے اس کی لڑکھڑاتی چال کے کوئی گواہ موجود تھا۔ لہٰذا آپؐ نے اس کی کوئی تفتیش اور تحقیق کے بجائے پردہ پوشی فرمائی۔

(٦٣) صحیح البخاری' کتاب الحدود' باب الضرب بالجرید والنعال۔ وصحیح مسلم' کتاب الحدود' باب حد الخمر' وسنن ابی داوٗد' کتاب الحدود' باب اذا تتابع فی شرب الخمر۔

نوٹ: فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جس پر حد واجب ہے اور دوران حد ہی اس کی موت واقع ہو جائے تو نہ اس کی دیت ہے اور نہ ہی حد لگانے والے پر کوئی کفارہ ہے۔ اور جو شخص دوران تعزیر مر جائے تو اس بارے میں امام شافعی کا مسلک یہ ہے کہ دیت اور کفارہ دونوں واجب ہیں' البتہ دیت اور کفارہ کس پر ہے اس بارے میں امام شافعی کے دو قول ہیں۔ صحیح قول یہی ہے کہ دیت کی ادائیگی امام کے عاقلہ اور کفارہ امام وقت پر ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ دیت کی ادائیگی تو بیت المال سے ہوگی اور کفارہ کے بارے میں دو قول ہیں (۱) بیت المال سے ادائیگی (۲) امام وقت کے مال سے اس کی ادائیگی۔ جمہور علماء کا قول ہے کہ تعزیری سزا کے نتیجے میں مرنے والے کا کوئی ضمان نہیں' نہ امام وقت پر نہ جلاد پر اور نہ ہی بیت المال پر۔ المنہاج شرح صحیح مسلم بن الحجاج' کتاب الحدود' باب حد الخمر الجزء الحادی عشر' ص ۲۱۸۔

(٦٤) صحیح البخاری' کتاب الحدود' باب الضرب بالجرید والنعال۔

(٦٥) صحیح البخاری' کتاب الحدود' باب الضرب بالجرید والنعال۔ وسنن ابی داوٗد' کتاب الحدود' باب فی الحد فی الخمر۔

(٦٦) صحیح البخاری' کتاب الحدود' باب من امر بضرب الحد فی البیت۔

نوٹ: ابن عبدالبر کا کہنا ہے' ان الذی کان اتی بہ قد شرب الخمر ھو ابن النعیمان فانہ قیل فی ترجمۃ النعیمان : کان رجلا صالحا وکان لہ ابن انھمک فی شرب الخمر فجلدہ النبی ﷺ وقال فی موضع آخر اظن أنّ ابن النعیمان جلد فی الخمر اکثر من خمسین مرۃ : فتح الباری' الجزء الثانی عشر کتاب الحدود' باب من امر یضرب الحد فی البیت۔

(٦٧) نیل الاوطار' الجزء السابع' الدلیل علی مشروعیۃ حد الشرب' ص:۳۱۹۔

(٦٨) صحیح البخاری' کتاب الحدود' باب الزنا وشرب الخمر۔

نوٹ: شراب نوشی کی سزا میں کوڑوں کے استعمال کے بارے میں تین مذاہب ہیں: (۱) کوڑے مارنا بھی صحیح ہے اور گھونسوں' جوتوں اور کپڑے کے کوڑے مارنا بھی صحیح ہے۔ (۲) صرف کوڑے ہی لگائے جائیں گے۔ (۳) صرف مار پیٹ ہی متعین ہے' کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں کوڑے نہیں مارے جاتے تھے بلکہ شرابی کی مار پیٹ ہی ہوتی تھی۔ کوڑے لگانے کا عمل صحابہ کرامؓ (ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) کے دور میں ہوا ہے لہٰذا کوڑے مارنے کا صرف جواز ہے' یعنی پہلا قول راجح ہے۔

(٦٩) صحیح مسلم' کتاب الحدود' باب حد الخمر۔ وسنن ابی داوٗد' کتاب الحدود' باب فی الحد فی الخمر۔

(۷۰) نوٹ : مذکورہ بالا روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اسّی کوڑے لگانے کی تجویز حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے سامنے آئی تھی' جبکہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت جو صحیح مسلم کے حوالے سے ہم اوپر نقل کر آئے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تجویز عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی طرف سے آئی تھی۔ ہوسکتا ہے دونوں طرف سے یہ تجویز سامنے آئی ہو۔

(۷۱) سنن ابی داوٗد' کتاب الحدود' باب اذا تتابع فی شرب الخمر۔

(۷۲) سنن ابی داوٗد، کتاب الحدود، باب فی الحد فی الخمر۔ وصحیح مسلم، کتاب الحدود، باب حد الخمر۔

سنن ابی داوٗد اور صحیح مسلم کی روایات میں اسّی کوڑوں کی رائے دینے والے صحابی کا نام عبدالرحمٰن بن عوف مذکور ہے جبکہ مؤطا امام مالک میں عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی جگہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نام مذکور ہے۔ نووی نے لکھا ہے کہ دونوں صحیح ہیں، ہوسکتا ہے کہ دونوں نے یہ مشورہ دیا ہو۔ آغاز عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی طرف سے ہوا ہو اور بعد میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی ان کی موافقت کی ہو، لہٰذا کسی روایت میں سبقت کی وجہ سے اس رائے کی نسبت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی طرف اور فضیلت، کثرتِ علم اور راجح ہونے کی وجہ سے کسی روایت میں اس رائے کی نسبت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف کی گئی ہو۔

(۷۳) ایضاً۔ وصحیح مسلم، کتاب الحدود، باب حد الخمر۔

(۷٤) ایضاً۔ وصحیح مسلم، کتاب الحدود، باب حد الخمر۔ وصحیح البخاری، کتاب الحدود، باب ما جاء فی ضرب شارب الخمر۔ وسنن الترمذی، کتاب الحدود، باب ما جاء فی حد السکران۔

(۷٥) صحیح مسلم، کتاب الحدود، باب حد الخمر۔

(۷٦) سنن ابی داوٗد، کتاب الحدود، باب الحد فی الخمر۔ وصحیح مسلم، کتاب الحدود، باب حد الخمر۔ وسنن ابن ماجه، کتاب الحدود، باب حد السکران۔

(۷۷) المنهاج شرح صحیح مسلم بن الحجاج، الجزء الحادی عشر، ص ۲۱٤۔

نوٹ: صحیح مسلم، ابوداوٗد اور سنن ابن ماجہ کی اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ولید بن عقبہ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے مروائے تھے، جبکہ صحیح بخاری کی روایت عبداللہ بن عدی بن الخیار میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ولید بن عقبہ کو چالیس کی بجائے اسّی کوڑے مارے تھے، جبکہ واقعہ بھی ایک ہی ہے۔ قاضی عیاض نے اس کا دفعیہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ شراب نوشی کی سزا کے سلسلے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مشہور مذہب اسی کوڑے کا ہے۔ چنانچہ ان کا قول ہے "**فی قلیل الحد و کثیرها ثمانون جلدة**" نیز انہوں نے نجاشی کے نام سے مشہور شخص کو بھی اسّی کوڑے مارے تھے۔ مزید برآں اسّی کوڑے مارنے کا مشورہ بھی انہوں نے ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیا تھا، جیسا کہ موطا امام مالک کی روایت میں ہے۔ بنا بریں اسی کوڑے لگانے کی روایت کو چالیس کوڑے مارنے کی روایت پر ترجیح حاصل ہوگی۔

علاوہ ازیں صحیح مسلم وغیرہ کی روایت اور صحیح بخاری کی روایت میں جمع وتطبیق کی صورت یہ بھی ہوسکتی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ولید بن عقبہ کو جس کوڑے سے مارا تھا اس کے دوسرے ہوں اور اس طرح مجموعی کوڑے اسی بنتے ہیں۔ اور "**هذا احب الیّ**" میں اشارہ اسّی کوڑوں کی طرف ہے اور ان کے فرمان کا مفہوم یہ ہے کہ اسّی کوڑے بنسبت چالیس کوڑے مجھے زیادہ محبوب ہیں۔" (النووی، الجزء الحادی عشر، ص ۲۱۷)

(۷۸) المنهاج شرح صحیح مسلم بن الحجاج، کتاب الحدود، باب حد الخمر، الجزء الحادی عشر، ص ۲۱٤۔

(۷۹) نیل الاوطار، کتاب الحدود، المجلد الرابع، الدلیل علی مشروعیة حد الشرب، ص ۳۱۹۔

(باقی صفحہ 28 پر)